

ایک حدیث

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كنترب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلاث وسموا اذا انتم شربتم واحمدا اذا انتم رفعتهم (جامع ترمذی - ابواب الاشریہ : باب ما جاء في النفس في الاناء)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی چیز پینے لگو تو اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ، بلکہ دو یا تین دفعہ سانس لے کر پیو، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) پینا شروع کرو تو بس اللہ پڑھو، اور فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہر قسم کی (ذہبی، اخلاقی اور تمدنی) ثقافتی ہدایات سے بہرہ مند کیا ہے اور وہ تمام باتیں ایک ایک کر کے تفصیلاً یا اجمالاً بتا دی ہیں، جو ان کی اصلاح و تربیت کے لیے ضروری ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ہر لحاظ سے مکمل مذہب ہے اور اس کے تمام ذمیل کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس میں ہر ایسی چیز کی نشان دہی کر دی جائے جو انسانی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی حدیث کو لیجیے جو اوپر درج کی گئی ہے۔ یہ حدیث محدثین کے نزدیک اگرچہ درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ امام ترمذی اسے "لکھذا حدیث غریب" سے تعبیر کرتے ہیں، تاہم اس کا مضمون اپنی جگہ بڑا اہم ہے، اور اس قسم کی دیگر احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

حدیث کے ان الفاظ سے صاف پتا چلتا ہے کہ آنحضرت اپنی امت کے ہر چھوٹے بڑے عمل پر نگاہ رکھتے تھے اور امت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور شائستہ و مہذب رکھنا چاہتے تھے۔ حتیٰ کہ کھانے پینے کے معاملے میں بھی جسے ہم معمولی معاملہ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کی پوری رہنمائی فرماتے تھے۔ آپ نے وضاحت سے فرمایا کہ کوئی چیز پینے لگو تو تین باتوں کا خیال رکھو۔

ایک یہ کہ برتن منہ کو لگا کر ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ۔ پینے کا یہ اندازہ اونٹ کا اندازہ ہے۔ وہ جب پانی کو منہ لگا تا ہے تو ایک ہی سانس میں پی جاتا ہے اور اس وقت منہ اٹھاتا ہے، جب پیٹ بھر جاتا ہے۔ یہ

طریقہ قطعی غلط ہے۔ یہ حیوان کا طریقہ تو ہو سکتا ہے، مگر انسان کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ برتن کو منہ لگا کر تو آرام اور شائستگی سے پیئے اور اس میں دو یا تین سانس لے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ سانس بھی پیتے پیتے برتن ہی میں نہ لے، بلکہ برتن سے منہ الگ کر کے سانس لے۔

دوسرے یہ کہ کوئی چیز پینا شروع کر تو بسم اللہ، الرحمن الرحیم پڑھ کر شروع کر دے۔ تاکہ اس موقع پر انسان اللہ کی یاد سے غافل نہ رہے، عام طور پر لوگ کھانے پینے کے مواقع پر اللہ کو یاد نہیں رکھتے اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ جو کچھ اٹھیں ملا ہے، وہ محض ان کی قابلیت اور تنگ و دو کا نتیجہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام یہ بتانا چاہتا ہے کہ انسان کے وسائل بہر حال محدود ہیں، تمہیں جو کچھ دیا جاتا ہے، وہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی بے پایاں مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔

تیسرے یہ کہ کوئی چیز پینے سے فارغ ہو جاؤ تب بھی اللہ کی نوازش ہائے بیم کو یاد رکھو اور الحمد للہ پڑھو۔ پوری دعا جو دوسری حدیث میں مذکور ہے، یہ ہے:

الحمد لله، الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين (یعنی سب تعریفیں اور تمام ستائشیں اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی موقع پر بھی بھولنا نہیں چاہیے، بلکہ ہر آن اس کو یاد رکھنا چاہیے اور یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ ہم اس کے عاجز و در ماندہ اور مسکین بندے ہیں۔ ہمارا اصل سہارا اللہ کی مدد اور اس کی ذاتِ گرامی ہے۔ ہم اپنے طور سے کچھ نہیں کر سکتے، ہر چیز میں اسی کے محتاج ہیں۔ وہ تمام اسباب جو ہمارے رزق اور روزی ہمیا کرنے کا باعث ہیں، اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر وہ ہمارا درست گیری اور رہنمائی نہ کرے تو ہم اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔

اسی نے ہم کو عقل و فہم، فکر و فراست اور جسمانی و بدنی طاقت سے نوازا اور ہم اس لائق ہو پائے کہ اپنی ضروریات کا تکفل کر سکیں اور سامانِ اکل و شرب سے بہرہ یاب ہو سکیں۔